مالیشیا میں اسلامی قانون کا نفاذ

ڈاکٹر احمد بن محمد ابراہیم

[ڈاکٹر احمد ابراہیم سنگاپور کے اٹارنی جنرل ہیں اور اس کے ساتھ مسلم مشاورتی بورڈ سنگاپور کے چیئرمین، آل ملایا مسلم مشنری سوسائٹی کے نائب صدر اور سنگاپور یونیورسٹی میں اسلامی قانون کے لیکچرار بھی ہیں۔ انہوں نے مالیشیا میں اسلامی قوانین کے موضوع پر کئی قسطوں میں ایک طویل مضمون سنگاپور کے رسالہ "مسلم ورلڈ لیگ" میں لکھا ہے جس کی ایک قسط کا ملخص ترجمہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔]

مالیشیا میں حکومت براہِ راست اس امر میں دلچسپی لیتی ہے کہ مسلمان اسلامی احکام کی پابندی کریں۔ اس سلسلے میں خاص طور پر اسلامی عبادات کے متعلق جو قوانین مالیشیا کی مختلف ریاستوں میں رائج ہیں ان کی مختصر کیفیت یہ ہے۔

۱۔ نماز جمعہ | ریاست ہائے سیلانگر (SELANGOR)، پہانگ (PAHANG) اور پیرک (PERAK) میں نماز جمعہ کے متعلق قانون یہ ہے کہ اگر کوئی مرد جس کی عمر پندرہ سال یا اس سے زائد ہو، جمعے کے روز مسجد میں نماز کے لیے حاضر نہ ہوگا تو وہ ۲۵ ڈالر تک جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا، الا یہ کہ اس کی حاضری اسلامی قانون کی رُو سے قابلِ استثناء ہو[۱]۔

ریاست کیلانٹن (KELANTAN) کا قانون اس بارے میں یہ ہے کہ اگر کوئی مرد جس کی عمر پندرہ سال یا اس سے زائد ہو اور وہ جمعے کے دن اپنے "مقیم"[۲] (MUQIM) کی مسجد میں جہاں وہ رہتا ہو، نماز پڑھنے

---

[۱] سیلانگر ایڈمنسٹریشن آف مسلم لا دفعہ ۱۵۰۔ پہانگ ایڈمنسٹریشن آف دی لا آف ریلیجن آف اسلام اینا کٹمنٹ دفعہ ۱۴۸۔ پیرک ایڈمنسٹریشن آف مسلم لا اینیکٹمنٹ دفعہ ۱۴۸۔ پیرک میں سزائے جرمانہ کی زیادہ سے زیادہ حد پچاس ڈالر ہے۔

[۲] مقامی زبان کا لفظ ہے۔ غالباً اس سے مراد محلہ یا وارڈ ہے۔

نہ جائے (الا یہ کہ اسے کسی دوسری مسجد میں نماز پڑھ لینے کی اجازت دے دی گئی ہو) تو وہ پچیس ڈالرتک جرمانہ یا ایک ہفتے کی قید محض یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔ اگر کوئی شخص متواتر تین جمعے تک نماز سے غیر حاضر رہتا ہے تو وہ کم از کم ایک سو ڈالر اور زیادہ سے زیادہ ۲۵۰ ڈالرتک جرمانہ یا تین ماہ کی قید یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔ جو شخص جس "مقیم" میں مستقلاً رہائش پذیر ہو وہ بالعموم اسی "مقیم" کی مسجد میں نماز کے لیے حاضر ہوگا۔ لیکن اس مسجد کے "امام توا"[1] (IMAM TUA) نے ایسی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہو تو مفتی صاحب "مجلس" کی طرف سے اور اس کے نام سے ایسی اجازت دینے کے مجاز ہیں۔

ریاست کیلانٹن کے قانون میں یہ گنجائش بھی موجود ہے کہ مندرجہ ذیل صورتوں میں کسی جرم کا ارتکاب متصور نہیں ہوگا۔

(الف) اگر غیر حاضری بارش کی وجہ سے ہوئی ہو۔

(ب) اگر جائے رہائش کسی مسجد سے تین میل سے زیادہ دور ہو۔

(ج) اس "مقیم" میں پندرہ سال سے زائد عمر کے باشندوں کی تعداد اس کم سے کم تعداد سے بھی کم ہو جو نماز جمعہ کی فرضیت کے لیے از روئے قانون ضروری ہے۔

(د) بیماری یا جائے رہائش سے غیر حاضری کی بنا پر مسجد میں اس کی حاضری معاف کر دی گئی ہو[2]

ریاست ٹرینگانو (TRENGGANU) میں بھی ہر "مکلف" کے لیے (یعنی ایسے مسلم مرد کے لیے جو سن بلوغ کو پہنچ چکا ہو اور جسے کوئی دماغی عارضہ نہ ہو یا بہرہ یا اندھا نہ ہو) قانون وہی ہے جو اوپر کیلانٹن کے سلسلے میں بیان کیا گیا ہے۔ اور یہی پوزیشن ریاستہائے نگری سیمبلن (NEGRI SEMBILAN) ملکا (MALACCA) ، پینانگ (PENANG) اور کیدہ (KEDAH) کی بھی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان ریاستوں کے قوانین میں صرف ۲۵ ڈالرتک جرمانے ہی کی گنجائش رکھی

---

[1] یہ بھی کوئی مقامی اصطلاح ہے جس سے مراد غالباً علاقے کی مسجد کا مستقل امام ہے۔

[2] کیلانٹن کونسل آف ریلیجن اینڈ ملائے کسٹم انیکٹمنٹ دفعہ ۶۰۔

گئی ہے۔[۱]

ریاست پرلس (PERLIS) میں عمر کی حد پندرہ کے بجائے اٹھارہ سال ہے۔ باقی قانونی پوزیشن وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔[۲]

۲- رمضان: ریاست ہائے سیلانگر، ٹرنیگانو، ملکا، اور پینانگ میں صیام رمضان کے متعلق قانون یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان ماہ رمضان المبارک میں دن کے اوقات میں کھانے پینے کی کوئی چیز یا تمباکو فوری استعمال کے لیے خریدتا ہے، یا کسی مسلمان کے ہاتھ فوری استعمال کے لیے فروخت کرتا ہے، تو اسے پچیس ڈالر تک کی سزائے جرمانہ ہو سکتی ہے دوسری مرتبہ، یا اس کے بعد ہر مرتبہ ارتکاب جرم پر وہ پچاس ڈالر تک کی سزا کا مستحق ہو گا۔ کیلانٹن میں اس جرم کی سزا پہلی مرتبہ ارتکاب پر پچاس ڈالر تک جرمانہ یا دو ہفتے تک کی سزائے قید، اور دوسری مرتبہ یا اس کے بعد ہر مرتبہ ارتکاب جرم پر ۱۰۰ ڈالر تک جرمانہ یا ایک ماہ تک کی سزائے قید۔

اگر کسی شخص نے کوئی چیز کسی دوسرے شخص کے اجیر کی حیثیت سے فروخت کی ہو، جس فروخت سے اس قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہو، تو اس کے آجر کے متعلق بھی قانوناً یہ تصور کیا جائے گا کہ اس نے اس جرم کی انگیخت کی، اِلّا یہ کہ وہ ثابت کر دے کہ یہ جرم اس کے حکم، علم یا مرضی کے بغیر سرزد ہوا ہے، اور یہ کہ اس نے اس کے ارتکاب کو روکنے کی ہر ممکن تدبیر کی تھی۔ آجر اگر یہ ثابت نہ کر سکے تو اسے اس انگیخت کی بھی وہی سزا دی جائے گی جو اصل مجرم کے لیے قانون میں مقرر ہے۔[۳]

۱۔ ٹرنیگانو ایڈمنسٹریشن آف اسلامک لا اینکٹمنٹ، دفعہ ۱۲۹۔ نیگری سمبیلین اسلامی قانون، دفعہ ۱۴۲۔ ملکا اسلامی قانون، دفعہ ۱۴۱۔ پینانگ اسلامی قانون، دفعہ ۱۴۲۔ کیڈہ اسلامی قانون، دفعہ ۱۴۳۔

۲۔ پرلس اسلامی قانون، دفعہ ۱۱۱

۳۔ سیلانگر کے اسلامی قانون کی دفعہ ۱۵۲ اور ۱۵۴۔ کیلانٹن کے اسلامی قانون اور ملائے کسٹم دفعہ ۶۲ و ۶۳۔ ٹرنیگانو کے اسلامی قانون کی دفعہ ۱۳۱ اور ۱۳۲۔ ملکا کے اسلامی قانون کی دفعات ۱۴۳ اور ۱۴۵۔ پینانگ کے اسلامی قانون کی دفعہ ۱۴۵ و ۱۴۷

ریاست پہانگ میں قانون یہ ہے کہ اگر مسلمان جسے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہ ہو ماہ رمضان میں دن کے اوقات میں فوری استعمال کے لیے کھانے پینے کی کوئی چیز یا تمباکو یا کوئی دوسری چیز خریدتا ہے، یا کسی مسلمان کے ہاتھ فوری استعمال کے لیے فروخت کرتا ہے، یا کسی دکان یا کسی دوسری عام جگہ پر ایسی کوئی چیز استعمال کرتا ہے، تو اسے پہلی سزا یابی کی صورت میں پچیس ڈالر تک جرمانے کی سزا ہوگی اور دوسری یا اس کے بعد کی سزا یابی پر پچاس ڈالر تک جرمانے کی سزا ہوگی۔ ایسے فروخت کنندہ کے آجر کو بھی جرم کی انگیخت کی بنا پر اسی قدر سزا دی جا سکے گی۔[1]

ریاست نیگری سیمبلن کے قانون میں درج ہے کہ اگر کوئی مسلمان ماہ رمضان کے دوران دن کے اوقات میں کھانے یا پینے کی کوئی چیز یا تمباکو استعمال کرتا ہے تو وہ ایسے جرم کا مرتکب ہوگا جس کی سزا پچیس ڈالر تک جرمانہ، اور دوسری یا اس کے بعد کی سزا یابی پر پچاس ڈالر تک جرمانہ کی سزا ہوگی۔[2]

ریاست کیدہ میں ماہ رمضان کے دوران دن کے اوقات میں کسی مسلمان کا کسی دوسرے مسلمان کے ہاتھ کھانے پینے کی کوئی چیز یا تمباکو فوری استعمال کے لیے بیچنا یا کسی مسلمان کا (جس پر روزہ رکھنا فرض ہو) دن کے اوقات میں ماہ رمضان کے دوران کھلے بندوں ایسی کسی چیز کا استعمال کرنا جرم متصور ہوتا ہے۔ اس کے ارتکاب اور انگیخت کی سزا وہی ہے جو اوپر مذکور ہے۔[3]

گویا کیدہ میں کھانے پینے کی کسی چیز یا تمباکو کے خریدنے کو جرم قرار دیا گیا۔

ریاست پیرک میں ماہ رمضان کے دوران دن کے اوقات میں کسی مسلمان کے کھانے پینے کی چیزیں فوری استعمال کے لیے خریدنے یا کسی مسلمان کے ہاتھ فوری استعمال کے لیے بیچنے کی سزا پچاس ڈالر تک جرمانہ یا ایک ہفتہ تک قید ہو سکتی ہے۔ دوسری مرتبہ ارتکاب جرم پر یہ سزا سو ڈالر تک جرمانہ یا پندرہ روز تک کی قید ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی مسلمان اسلامی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ماہ رمضان میں

---

[1] پہانگ کے مذہب اسلام کے قانون کی دفعہ ۱۵۰۔

[2] نیگری سیمبلن کے اسلامی قانون کی دفعہ ۱۴۴۔ دفعہ ۱۴۶ میں فروخت کی انگیخت کا حوالہ ہے لیکن دفعہ ۱۴۴ کی رو سے ماہ رمضان کے دوران کسی مسلمان کے ہاتھ ایسی کوئی چیز فروخت کرنا بجائے خود جرم نہیں ہے۔

[3] کیدہ کے اسلامی قانون کی دفعہ ۱۴۵ و ۱۴۶

دن کے اوقات میں کھانے کی کوئی چیز استعمال کرے یا کسی قسم کا پانی پیے یا تمبا کو نوشی کرے تو اسے پہلی مرتبہ ارتکاب جُرم پر پچاس ڈالر تک کی سزائے جرمانہ ہو سکتی ہے۔ دوسری مرتبہ یا اس کے بعد ہر ارتکاب جُرم پر ایک سو ڈالر تک جرمانہ یا پندرہ دنوں تک کی قید یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ اگر خلافِ قانون طور پر کھانے پینے کی کوئی چیز فروخت کرنے والا اجیر ہو تو اس کے آجر کو انگیخت کے الزام میں وہی سزا دی جا سکتی ہے جو اصل جرم کرنے والے کو، اِلّا یہ کہ آجر ثابت کر دے کہ جرم کا ارتکاب اس کے حکم، علم یا مرضی کے بغیر سرزد ہوا اور یہ کہ اس نے جُرم کے ارتکاب کو روکنے کے لیے ہر ممکن تدبیر اختیار کی تھی[1]۔

ریاست پرلس کے قانون میں یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان جسے ماہِ رمضان کے دوران روزہ نہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے، روزے کے اوقات میں کھانے پینے کی کوئی چیز استعمال کرتا ہے یا تمباکو نوشی کرتا ہے تو اسے پچیس ڈالر تک جُرمانہ کی سزا اور دوسری مرتبہ ارتکابِ جرم پر یا اس کے بعد پچاس ڈالر تک جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے[2]۔

۳- زکوٰۃ اور فطرہ | شافعی مذہب کے مطابق، جو ملایا کا سرکاری مذہب ہے، زکوٰۃ کی ادائیگی صرف مسلمان کے لیے فرض ہے اور مندرجۂ ذیل قسم کے اموال پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔

(۱) اجناس خوردنی (۲) پھل مثلاً انگور، کھجور وغیرہ (۳) مویشی۔ اونٹ، گائے، بھینس اور بھیڑ بکریاں وغیرہ (۴) سونا چاندی (۵) تجارتی اموال۔

پہلی دو قسم کے اموال پر زکوٰۃ فصل اٹھاتے وقت فوراً ادا کی جانی چاہیے، اور باقی تین قسم کے اموال اگر بقدر نصاب ایک شخص کے قبضے میں ایک سال تک رہیں تب زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

فطرہ اجناس کا ایسا صدقہ ہے جو ماہِ رمضان کے اختتام پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت

---

[1] پیرک کے اسلامی قانون کی دفعہ ۱۵۰/۱۴۹

[2] پرلس کے اسلامی قانون کی دفعہ ۱۱۳۔

کے مطابق ادا کیا جاتا ہے - یہ صدقہ واجب ہے اور ہر آزاد مسلمان کو اپنی طرف سے اور اپنے زیر کفالت تمام افراد کی طرف سے دینا چاہیئے۔

شافعی مذہب کے مطابق اس بات کی اجازت ہے کہ زکوٰۃ اور فطرہ براہِ راست ایسے افراد کو دے دیا جائے جو اس کے مستحق ہوں، لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ مسلمان حکمرانوں کو ادا کیا جائے تاکہ اس کی تقسیم ایک باقاعدہ نظام کے تحت ہو۔

ملایا کی ریاستوں نے اپنے ہاں زکوٰۃ اور فطرہ کی تحصیل کا باقاعدہ انتظام کر رکھا ہے - ان ریاستوں نے تقریباً پچاس سال قبل زکوٰۃ کی فراہمی کا بندوبست شروع کیا تھا - سب سے پہلے جس ریاست نے اس کام کو سرکاری انتظام میں لیا وہ ٹرنگانو کی ریاست تھی - جب وہاں کے محکمۂ امورِ مذہبی نے منتری بیسار (MENTRI BESAR) کے براہِ راست احکام کے تحت ان اموال کی تحصیل اور تقسیم کا کام شروع کیا - اس کے بعد ۱۹۱۵ء میں کیلانٹن کی ریاست نے، پھر ۱۹۳۰ء میں پرلس کی ریاست نے، پھر ۱۹۳۴ء میں ریاست جوہور (JOHORE) نے اور پھر ۱۹۳۶ء میں ریاست کیدہ نے یہ کام شروع کیا - ملایا کی ریاستوں کے وفاق میں شامل ریاستوں کو وصولئ زکوٰۃ کا نظام شروع کیے دس سال سے کم عرصہ گزرا ہے - سب سے آخری ریاست جس نے یہ طریقہ اختیار کیا نیگری سیمبلین ہے جہاں ۱۹۵۷ء سے اس کام کا آغاز ہوا ہے۔

ریاست سیلانگر میں قانون یہ ہے کہ "مجلس اوگاما اسلام دان عادات استعادت اسلام" (MAJLIS UGAMA ISLAM DAN ADAT ISTIADAT ISLAM) کو حکمران کی طرف سے ریاست میں زکوٰۃ اور فطرہ کی وصولی کا اختیار ہوگا، اور اس کام کی انجام دہی مجلس کے فرائض میں سے ہے۔

نیز مجلس کا یہ کام بھی ہوگا کہ وہ زکوٰۃ اور فطرہ کو اپنی صوابدید کے مطابق حکمران کی منظوری سے تقسیم کرے - مجلس کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ حکمران کی منظوری سے زکوٰۃ اور فطرہ کی وصولی، انتظام اور تقسیم کے لیے قواعد بنائے - ان قواعد کے ذریعہ واجب الادا زکوٰۃ اور فطرہ کی مقدار کا تعین، وصولی کا طریقہ، اور محصلوں کے تقرر کا طریقہ طے کیا جاسکتا ہے - نیز ان قواعد کی رُو سے

غیر مجاز لوگوں کو زکوٰۃ اور فطرہ وصول کرنے یا غیر مجاز لوگوں کو ادا کرنے کی سزا بھی مقرر کی جاسکتی ہے۔ نا روا طریقے سے زکوٰۃ یا فطرہ کی رقم عائد کیے جانے کے خلاف مجلس کے سامنے اعتراض بھی پیش کیا جاسکتا ہے اور مجلس ایسے اعتراضات کی سماعت کے بعد مناسب احکام دے سکتی ہے۔ ان امور میں مجلس کا حکم آخری حکم ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے یا اس کی خلاف ورزی کی انگیخت کرنے والے کو سات دن کی قید یا ایک سو ڈالر تک جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے

زکوٰۃ یا فطرہ بصورتِ اجناس یا نقد کی وصولی اس طرح ہوسکتی ہے کہ گویا اجناس یا نقد کی مجلس کو ادائیگی ایک عدالتِ مجاز کے قانونی حکم کے ذریعے سے ہوئی ہے۔[1]

ریاست پیرک میں بھی اسی طرح ایک مجلس زکوٰۃ اور فطرہ کی وصولی کے لیے بنائی گئی ہے لیکن اس مجلس کو وصولی کا اختیار اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک یہ مجلس اس بارے میں ایک قرارداد منظور کرکے اس پر حکمران کی منظوری حاصل نہ کرلے۔ مجلس کو قواعد سازی کے اختیارات ہیں۔ یہ مجلس زکوٰۃ اور فطرہ ادا کرنے والوں کے اعتراضات سن کر قابلِ وصول رقم کو گھٹا سکتی ہے۔ اس کے حکم کی خلاف ورزی پر سات دن تک کی قید اور ایک سو ڈالر تک جرمانے کی سزا ہوسکتی ہے۔ اگر کوئی صاحبِ نصاب کسی ایسے شخص کو جو عامل نہ ہو زکوٰۃ کی ادائیگی کرے یا کوئی شخص جو عامل نہ ہو ایسی وصولی کرے تو اسے سزا یابی پر چھ ماہ تک کی قید یا پانچ سو ڈالر تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔ اور دوسری سزا یابی پر دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ اگر کوئی عامل زکوٰۃ یا فطرہ وصول کرنے کے بعد جمع نہ کرائے تو اسے سزا یابی پر چھ ماہ تک قید یا پانچ سو ڈالر تک جرمانے کی سزا ہوسکتی ہے۔ قانون میں یہ صراحت بھی ہے کہ جو شخص کسی طرح سے، تحریری طور پر یا زبانی یا کسی اور ذریعہ سے کسی دوسرے شخص کو زکوٰۃ یا فطرہ کی ادائیگی سے روکے یا عدم ادائیگی پر اکسائے تو وہ ایسے جرم کا مرتکب ہوگا جس کی سزا ایک سال قید تک یا ایک ہزار ڈالر جرمانے تک ہوسکتی ہے یا دونوں سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔[2]

[1] سیلانگر کے اسلامی قانون کی دفعات ۱۰۷ تا ۱۰۹ اور ۱۷۳ بعد ترمیم بذریعۂ ترمیمی قانون مجریہ ۱۹۶۰ء (نمبر ۷ سال ۱۹۶۰ء)

[2] اسلامی قانون کی دفعات ۱۰۵ تا ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۷۶ تا ۱۷۸ (۲)۔

نیگری سیمبیلن اور پہانگ ریاستوں میں بھی یہی قانونی پوزیشن ہے۔ دونوں ریاستوں میں مجلسیں قائم ہیں جنہیں کم و بیش وہی اختیارات حاصل ہیں جو سیلانگر کی مجلس کو حاصل ہیں[۱]۔

کیلانٹن میں بھی سیلانگر کی طرح اور اسی نام سے مجلس قائم ہے اور اس کو وہی اختیارات حاصل ہیں۔ مزید براں کیلانٹن کے قانون میں یہ درج ہے کہ ہر مسلمان جو وہاں کاشت کرتا ہو اور جس کی کل پیداوار ۲۷۵ گنتانگ سے کم نہ ہو وہ اسلامی قانون کے مطابق دس فیصدی زکوٰۃ (عشر) ادا کرے۔ مویشی پر شرح زکوٰۃ یہ ہے:

۳۰ تا ۳۹ راس مواشی پر	ایک سال کا بچھڑا
۴۰ تا ۵۹ " " پر	دو سال کا بچھڑا
۶۰ تا ۶۹ " " پر	ایک سال کی عمر کے دو بچھڑے

اس سے زائد مواشی پر زکوٰۃ اس طرح محسوب ہوگی کہ ہر تیس پر ایک سال کا ایک بچھڑا اور ہر چالیس پر دو سال کا ایک بچھڑا۔

چاندی سونے وغیرہ پر زکوٰۃ کی شرح حسبِ ذیل ہے:

(ا) سونے پر جب کل سونا ۲۰ مثقال یا اس سے زائد ہو بحساب ۲½ فیصدی

(ب) چاندی پر جب کل چاندی ۲۰۰ درہم یا اس سے زائد ہو بحساب ڈھائی فیصدی۔

(ج) تجارتی اموال پر جب کہ کل اموال کی مالیت ۲۵ ، ۳ ، ۲ ڈالر یا اس سے زائد ہو بحساب ڈھائی فیصدی

(د) سونے یا چاندی کے دفینے کی دریافت پر بحساب ۲۰ فیصد[۲]۔

ریاست ٹرنگانو میں قانون یہ ہے کہ محکمہ امورِ مذہبی کو اختیار رہے اور یہ اس کے فرائض میں سے ہے کہ وہ حکمران کی طرف سے اسلامی قانون کے مطابق زکوٰۃ اور فطرہ وصول کرے اور وصول شدہ رقم

---

[۱] نیگری سیمبیلن اسلامی قانون کی دفعات ۱۰۲ تا ۱۰۴ اور ۱۶۶ پہانگ قانونِ اسلام کی دفعات ۱۰۲ تا ۱۰۴ اور ۱۷۲، ۱۷۳۔

[۲] کیلانٹن کونسل آف ریلیجن اینڈ ملائے کسٹم انیکٹمنٹ دفعات ۴۳ تا ۴۴ اور ۷۵، ۷۶

کو اس طرح استعمال کرے جس طرح حکمران مجلس کی مدد اور مشورے سے طے کر دے۔ مذہبی امور کا کمشنر زکوٰۃ اور فطرے کا کنٹرولر ہوگا اور وہ حسبِ ضرورت ڈپٹی کنٹرولر، کلکٹر اور اسسٹنٹ کلکٹر مقرر کر سکے گا۔ کلکٹر اور اسسٹنٹ کلکٹر ہر "مقیم مسجد" (یعنی مسجد کے زیرِ اثر علاقے) کے لیے تشخیصِ زکوٰۃ کی الگ فہرستیں تیار کریں گے اور ڈپٹی کنٹرولر کی معرفت کمشنر کو ارسال کریں گے۔ کوئی شخص کمشنر کے پاس اس فہرست کے خلاف اعتراض کر سکتا ہے۔ کمشنر اعتراضات کی سماعت کے بعد ان پر انصاف کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ اس فیصلے کے خلاف حکمران کے پاس اپیل کی جا سکے گی بشرطیکہ معاملۂ زیرِ فیصلہ کی مالیت زائد از ایک سو ڈالر ہو۔ اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو زکوٰۃ یا فطرے کی عدمِ ادائیگی کی ترغیب دیتا ہو یا اکساتا ہو تو اسے چودہ دن تک کی قید یا پچاس ڈالر تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔[1]

ریاست کیدہ میں زکوٰۃ کے "قانون مجریہ ۱۹۵۵ء" کی رو سے ایک زکوٰۃ کمیٹی بنائی گئی ہے، جو ایک چیئرمین، ایک سکرٹری، ایک خزانچی اور کم از کم آٹھ دوسرے ارکان پر مشتمل ہے۔ ان میں کم از کم نصف حاضر ارکان ایسے مسلمان ہونگے جو زکوٰۃ کے قانون کے ماہر ہوں۔ اس زکوٰۃ کمیٹی کا فرض ہوگا کہ وہ اسلامی قانون کے مطابق زکوٰۃ کی فراہمی، انتظام، اور ادائیگی کا بندوبست کرے۔ یہ کمیٹی حکمران کی اجازت سے ایک ریزرو فنڈ قائم کر سکتی ہے اور اس فنڈ کو کسی وقت کسی ایسے مقصد کے لیے استعمال کر سکتی ہے جس کی اسلامی قانون میں اجازت دی گئی ہو۔ یہ کمیٹی قواعد بنا سکتی ہے، اور کسی قاعدے کی خلاف ورزی پر ایک سو ڈالر تک جرمانے کی سزا مقرر کر سکتی ہے، اور کسی قاعدے کی مسلسل خلاف ورزی پر مزید جرمانہ آغازِ خلاف ورزی سے ۵ ڈالر تک فی یوم کے حساب سے، یا چھ ماہ تک قید کی سزا مقرر کر سکتی ہے۔[2]

ریاست ملکا اور پینانگ میں بھی زکوٰۃ اور فطرے کی فراہمی اور ادائیگی کے لیے مجلس قائم کی گئی ہے جس کو قواعد سازی کے اختیارات بھی ہیں اور ان قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے جرمانے

---

[1] ٹرینگانو کے اسلامی قانون کی دفعات ۷۲ تا ۸۰ اور ۱۵۲، ۱۵۳

[2] کیدہ زکوٰۃ اینکٹمنٹ ۴، ۱۳ھ (۱۹۵۵ء) قانون نمبر ۴ سال ۴، ۱۳۷ھ) بعد ترمیم بذریعہ ترمیمی ایکٹ زکوٰۃ مجریہ ۱۹۶۱ء۔

یا قید کی سزا مقرر کرنے کا اختیار بھی حاصل ہے۔

۴۔ آغازِ رمضان اور عید

رویتِ ہلال | ریاست ہائے سیلانگر، پہانگ، نیگری سیمبیلن، ملکا، پینانگ، کیدہ، پرلس اور پیرک میں آغاز رمضان اور عیدین کے سلسلے میں قانون یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حکمران کے قانونی حکم بسلسلہ آغاز رمضان یا عیدین کی نافرمانی کرے تو اسے پچیس ڈالر جرمانے کی سزا ہو سکتی ہے۔ پیرک میں پچاس ڈالر تک جرمانے کی سزا یا پندرہ دن تک قید کی سزا ہو سکتی ہے[1]۔

ٹرینگا نو میں قانونی صورت یہ ہے کہ چیف قاضی کا فرض ہوگا کہ وہ رویتِ ہلال کی تحقیقات کرے اور چاند نظر آنے کی توثیق کرے۔ یہ تصدیق نامہ مفتی کو بھیجا جائے گا۔ چیف قاضی نے چاند کے نظر آنے کی جو تاریخ تصدیق کردی ہو وہ اس سے پہلے چاند نظر نہ آنے کا ایک ناقابلِ تردید قانونی مفروضہ ہوگا[2]۔

---

[1] سیلانگر کے اسلامی قانون کے آرڈی نینس کی دفعہ ۱۵۳، پہانگ، دفعہ ۱۵۲، نیگری سیمبیلن، دفعہ ۱۲۵، ملکا، دفعہ ۱۴۴، پینانگ، دفعہ ۱۴۶، کیدہ، دفعہ ۱۴۷، پرلس، دفعہ ۱۱۴۔

[2] ٹرینگا نو کے اسلامی قانون کی دفعہ ۱۵۷۔